13-5-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر21(اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ)

علماء کے اٹھائے جانے سے پہلے علم حاصل کر لینا چاہیے۔

✷عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

بیشک اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اُس کو بندوں سے چھین لے (یعنی جس نے علم حاصل کیا ہو اس سے واپس لے لے) بلکہ وہ علماء کو موت دے کر علم اٹھالے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے پس ان سے سوال کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پھر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ تو اس لیے انسان کو اس بات کا حریص ہونا چاہیے اس سے پہلے کہ ایسا فتنے کا دور آئے انسان علم حاصل کرے، علم کی حفاظت کرے اور علم میں پختگی پیدا کرے۔

سورۃ العنکبوت

❖ آیت 45

تو یہاں براہ راست نبی ﷺ سے خطاب کیا جارہا ہے اور آپ ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہیں تو آپ ﷺ کی پیروی میں ہمیں بھی یہی کام کرنا ہے۔

اور وہ کام کیا ہے؟

اس کتاب کی تلاوت کیجئے۔ تلاوت کا مطلب قرآن مجید کو پڑھنا بھی ہے اور پھر اس کی پیروی کرنا بھی ہے تلا یتلو ا تلواً کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز کے پیچھے پیچھے آنا یعنی اس کا تتبع کرنا اس کو فالو کرنا۔

جو احکامات اس قرآن میں ہیں ان پر عمل کرنا۔

قرآن کی کثرت سے تلاوت کرنا انسان کی بصیرت میں اضافہ کرتا ہے۔ علم کے باریکیوں کے خزانوں کو اس پر کھول دیتی ہے۔

اور یہ کتاب ایسی نہیں جس کو پہلی بار پڑھنے سے یا ایک بار پڑھنے سے ہی اس کے سارے فائدے حاصل ہو جائیں بلکہ جوں جوں آپ اس کو پڑھتے جائیں گے یعنی ایک دفعہ ختم ہوا تو پھر شروع کر دیں

تلیٰ یتلوا تلواًاس کو پڑھتے چلے جائیں اور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کا علم بھی بڑھتا ہے اور تجربہ بھی بڑھتا ہے۔ آپ کے اوپر مختلف طرح کی کیفیات آتی ہیں ان سب میں قرآن کی تلاوت انسان کو بے پناہ فائدہ عطا کرتی ہے۔

اور جب اُس کے راز انسان پر کھلتے ہیں تو اس کی روح سیر اب ہو جاتی ہے۔

اور جیسے جیسے پڑھنے والا قرآن کو کثرت سے پڑھتا جاتا ہے تو قرآن اس کو اپنی روشنیوں کی مزید چمک عطا کرتا ہے اور پھر انسان اللہ کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

اور اُتْلُ میں ایک معنی پڑھ کر سنانے کا بھی ہے اور نبی ﷺ کے لیے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ کیونکہ جبرائیل آپ ﷺ کے پاس قرآن لا رہے تھے تو آپ کی یہ ذمہ داری بھی تھی کہ آپ ﷺ اب لوگوں کو پڑھ کے سنائیں۔یعنی صرف لکھا ہوا نہیں دیا جاۓ گا بلکہ پڑھ کر سنایا جائے گا۔تو جب آپ ﷺ پر کوئی سورت نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ لوگوں میں اس کو پڑھ کے سناتے، نمازوں میں پڑھ کر سناتے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

نماز قائم کرنے میں اس کی تمام شرائط،اس کے آداب،واجبات، سنن ان تمام چیزوں کا اہتمام لازم ہے اور پھر خاص طور پر خشوع و خضوع سے پڑھی گی نماز۔

اس کا فائدہ کیا ہے؟

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ کہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

بے حیائی **الْفَحْشَاۗءِ** کھلے بڑے گناہوں کو کہتے ہیں۔

اور منکر ہر وہ عمل جس سے شریعت اور انسان کی عقل انکار کرتی ہے۔

تو نماز کا انسان کی زندگی میں ایک اثر ہونا چاہیئے۔نماز صرف زبانی، قلبی اور بدنی عبادت ہی نہیں یعنی یہ ایک ایسی عبادت ہے جو ہمارے دل زبان اور سارے اعضاء کو شریک کرتی ہے لیکن اس کا اثر ہماری پوری لائف پر ہونا چاہیئے اور سب سے زیادہ یہ کہ انسان بے حیائی کے کاموں سے رُک جائے،بڑی بڑی برائیوں اور بڑے بڑے گناہوں سے رُک جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان نماز کو سوچ سمجھ کر پڑھے،توجہ سے پڑھے،اس بات کا یقین رکھے کہ میں اللہ کے حضور کھڑا ہوں اور وہ نماز انسان کے اندر اللہ کے ڈر میں مزید اضافہ کرے۔نماز اگر کوئی صحیح طریقے سے پڑھتا ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ پھر اس کی برائیاں اس سے نہ چھوٹیں۔

کیونکہ نماز اس کو اپنا احتساب کرنا بھی سکھاتی ہے۔اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ نماز کے اندر اپنی کوتاہیاں بھی یاد آتی ہیں اور بہت سی چیزیں یاد آتی ہیں۔جب انسان ساری دنیا سے منقطع ہو جاتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر ایک نقطے پر focus کرتا ہے تو یہ ایک پروسس ہے،ایک عمل ہے جس سے انسان کا تزکیہ ہوتا ہے اندر کی خرابیاں بھی دور ہوتی ہیں اور باہر کی بھی۔

شرط یہ ہے کہ انسان اس کو صحیح طریقے سے ادا کرنے والا ہو۔ صحیح طریقے میں ظاہری آداب بھی باطنی آداب بھی شامل ہیں۔

✷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے اور دن کو چوری کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب اس کی نماز اُسے اس کام سے روک دے گی۔

یعنی بہت دفعہ لوگوں کے اندر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن برے کام نہیں چھوڑتے۔اگر ایک شخص نماز کی پابندی اختیار کرتا ہے اس کو پورے شعور کے ساتھ ادا کرتا ہے تو ایک دن آتا ہے کہ نماز غالب آجاتی ہے اور برائیاں پیچھے چلی جاتی ہیں۔اسی طرح نماز گناہوں کا بوجھ بھی ہلکا کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے سارے گناہ لا کر اس کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ رکوع کرتا ہے اس کے گناہ جھڑتے ہیں اور جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں۔

❖ آیت 46

اے مسلمانوں اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو یعنی یہود و نصاری سے۔

مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو یعنی احسن طریقے سے بات کرو hostile انداز نہ ہو۔

اور صرف ان ہی سے جھگڑا کرو جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا یعنی جو پھر تمھارے ساتھ سختی سے بات کرے تو پھر اس کے جواب میں Argument لا سکتے ہو ورنہ آرام سے، سکون سے، تسلی سے، عمدہ طریقے سے بات کرو۔

یہ بہت بڑی حکمت کی بات یہاں سکھا دی گئی کہ اہل کتاب سے جب واسطہ ہو اور دین کے موضوع پر، اسلام کے ٹاپک پر بات ہو اس وقت common grounds پر بات ہو یعنی ایک Trust build کیا جائے کہ ہمارا رب ایک ہے، جب ہمارے دین کا source ایک ہے، جب ہم ایمان ان ساری کتابوں پر لاتے ہیں تو پھر ہمیں آپس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ صحیح طور پر محمد ﷺ کی رسالت کو مان لینے کی ضرورت ہے۔

❖ آیت 47

اے نبی ﷺ اس سے پہلے نہ تو آپ ﷺ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے کیونکہ آپ ﷺ اُمی تھے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو باطل پرست شبہ میں پڑ سکتے تھے لیکن اب انہیں یقین ہونا چاہیے کہ ایک نبی جو چالیس سال تک اس نے نہ کبھی پڑھا، نہ لکھا اب وہ اتنی حکمت کی باتیں کرنے لگا ہے اتنا عمدہ کلام انہیں سنانے لگا ہے تو یہ اُس کی اپنی طرف سے نہیں ہے، اس نے خود نہیں گھڑا بلکہ اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے ہی آیا ہے .

❖ آیت 49

بلکہ وہ قرآن تو واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں علم دیا گیا۔

تو صاحب علم کون ہوتا ہے؟

جس کے سینے میں قرآن ہوتا ہے۔

اس لیے ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کی حرص اور کوشش دونوں رکھنی چاہئیں کہ ہم قرآن کو یاد بھی کریں یعنی قرآن کو سینے میں محفوظ بھی کریں جتنا ہمیں حفظ ہے اُسی کو کافی نہ سمجھیں بلکہ اس سے آگے بڑھیں۔

اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ حفظ قرآن اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

◇ حسن کہتے ہیں کہ

اس امت کو قرآن کا حفظ عطا کیا گیا جبکہ ان سے پہلے لوگ صرف اپنی کتاب کو دیکھ کر ہی پڑھ سکتے تھے۔

(یعنی تورات کے حافظ آپ کو نہیں ملیں گے، انجیل کے حافظ نہیں ملیں گے یہ حافظ آپ کو قرآن ہی کے ملیں گے اور یہ اس امت پر بہت بڑا انعام ہے اللہ تعالی

کا) تو جب وہ اس کو پڑھ کر بند کرتے تو جو کچھ اس میں حفظ ہو تا وہ اسے حفظ نہ کر سکتے تھے سوائے انبیاء کے۔ (یعنی تورات انجیل وغیرہ کو صرف انبیاء ہی یاد رکھتے تھے۔) جیسے زبور جو تھی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حفظ تھی اور وہ اپنے کام کاج کے دوران اس کو زبانی ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔

اور حافظ قران کی بڑی شان ہے، وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے (حفظ کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ پڑھتا ہے) وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو لکھنے والے ہیں (یعنی کراماً کاتبین معزز اور بزرگی والے) اور وہ شخص جو قرآن بار بار پڑھتا ہے پھر بھی وہ اس کے لئے دشوار ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

اور قیامت کے دن باعمل حافظِ قرآن کے والدین کو بھی بہت بڑا اعزاز دیا جائے گا۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو ایسے ریشمی حلے پہنائے جائیں گے کہ پوری دنیا بھی ان دو حلوں کی قیمت کے برابر نہ ہو گی وہ کہیں گے یہ ہمیں کیوں پہنایا گیا؟ کہا جائے گا تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی وجہ سے۔

آج آپ دیکھیں آپ کا بچہ اگر دنیا میں کوئی ڈگری حاصل کرتا ہے تو اس کو زیادہ سے زیادہ کیسا ڈریس پہنا دیا جاتا ہے ڈگری لیتے وقت یا زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے والدین کو انوائٹ کر لیا جاتا ہے graduation ceremony میں اور ماں باپ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں اور بعض اوقات دُور دُور کا سفر بھی کرتے ہیں کہ ہمارا بچہ کو ایک honor دیا جانے والا ہے۔

لیکن آپ سوچیے

کہ وہ دن کیسا دن ہو گا، وہ graduation کیسی ہو گی، وہ شان و شوکت کیسی ہو گی کہ جب ایک حافظ قرآن کو بھی بہت کچھ دیا جائے گا اور صرف اس کو نہیں بلکہ اس کے والدین کو بھی اتنا زیادہ عزت و اکرام بخشا جائے گا۔

تو اس لیے ہمیں اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم کے لیے وقت، مال اور کوششیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ ان کے دین اور آخرت کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔

حفظ قرآن کا عمل جو ہے بہت صبر آزما ہوتا ہے اور اس میں بہت پریشرز ہوتے ہیں ایک تو خود قرآن یاد کرنے کا ہوتا ہے دوسرا لوگوں کا بہت پریشر ہوتا ہے، تم کب تک اس کو out of school رکھو گی، کب یہ سکول کی، کب دنیا کی تعلیم حاصل کرے گا، کب یہ آگے بڑھے گا، یہ پیچھے رہ رہا ہے، یہ دوسرے بچوں سے behind جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوست رشتہ دار، ملنے جلنے والے، حتیٰ کہ بچہ بھی بعض اوقات احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے کہ شاید میں پیچھے رہ رہا ہوں۔

ایسی احادیث ان کو سناتے رہنا چاہیے کیونکہ اس میں بہت بڑی motivation ہے اور اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی اولادوں کی ایسی تربیت کر سکیں اور اللہ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ اس قرآن کو حفظ کرنے کے بعد سنبھال بھی سکیں اور مرتے دم تک اس کے محافظ ہوں۔

❖ آیت 51

یعنی یہ اہل مکہ اور کوئی نشانی کیوں طلب کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم سب سے بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور نبی ﷺ کی نبوت بھی اسی سے ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ اُمی تھے پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن آپ ﷺ نے یہ کتاب پیش کی تو وہ اور نشانیاں طلب کرنے کی بجائے اسی نشانی پر غور کریں، اس کو پڑھیں تو اس سے کیا ہو گا؟

ان کے ایمان میں بھی علم اور عمل میں بھی اضافہ ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر نبی کو معجزے عطا کئے گئے لیکن وہ کیسے معجزے تھے؟

وہ معجزے ان کے ساتھ ہی ختم بھی ہو گئے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ہر نبی کو ایسے معجزے عطا کئے گئے جو اس جیسے دوسرے انبیاء کو بھی عطا کئے گئے (یعنی ملتے جلتے معجزے بھی تھے) اور لوگ اس پر ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا وہ وحی الٰہی یعنی قرآن ہے جو اللہ نے میری طرف نازل کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والوں کی تعداد اُن سے زیادہ ہو گی۔

تو خود نبی ﷺ کے قول سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ قرآن ایک معجزہ ہے اور جس طرح آپ کی رسالت قیامت تک ہے اِسی طرح آپ کا یہ معجزہ بھی قیامت تک باقی رہے گا۔

❖ آیت 55

یہ عذاب کی شدت بتائی جا رہی ہے کہ جہنم کا عذاب کتنا سخت ہو گا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے imagine کریں کہ آپ کسی کمرے میں ہیں اس کمرے کے فرش کو بھی آگ لگ جاتی ہے اور چھت سے بھی آگ ٹپکنے لگتی ہے آپ کیا کرنا چاہیں گے؟ وہاں سے بھاگنا چاہیں گے۔

لیکن جہنم سے کوئی بھاگ نہیں سکے گا یہاں جو بات کی جا رہی ہے کہ عذاب اوپر سے بھی ڈھانپ لے گا اور نیچے سے بھی اور وہ بیچ میں پھنس جائیں گے اور وہاں سے نکل نہ سکیں گے تو جہنم کا عذاب کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس لئے انسان کو ہر وہ کام چھوڑ دینا چاہیئے کہ جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عذاب کی وعید سنائی ہے۔

❖ آیت 56

یعنی کوئی بھی ایسی زمین، کوئی بھی ایسی جگہ جہاں انسان توحید پر، ایک اللہ کی عبادت پر قادر نہ ہو اور جہاں انسان حرام کاموں سے نہ بچ سکے پھر انسان کو وہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے تاکہ انسان اپنی زندگی اللہ کی عبادت میں گزار سکے کیونکہ کل قیامت کو کوئی بھی انسان یہ عذر اور بہانہ نہیں کر سکے گا کہ یارب چونکہ میں ایسی جگہ رہتا تھا ایسے لوگوں میں رہتا تھا کہ میری مجبوریاں تھیں کہ میں تیری نافرمانی کے کام کرتا رہتا۔

❖ آیت 58

یعنی جو لوگ اللہ کی خاطر ہجرت کریں گے عمل صالح کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین نعم البدل عطا فرمائے گا ایسی جنتوں کی صورت میں۔

❖ آیت 59

ہجرت کی راہ میں عموماً جو چیز رکاوٹ بنتی ہے وہ یہ کہ ہم کھائیں گے کہاں سے ؟ کیا کام کریں گے، کیا کاروبار کریں گے، کیا جاب کریں گے ؟ تو اللہ سبحانہ وتعالی یہ بھی وعدہ کر رہا ہے کہ رزق کا انتظام بھی اللہ کرے گا آپ میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جو اس ملک میں ہجرت کر کے آئے ہیں اور ان کے پاس کوئی جاب اور کوئی کام نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا انتظام کر دیا، ساری نعمتیں عطا کر دیں یہ تو دنیا کی خاطر ہجرت تھی لیکن جب کوئی اللہ کی خاطر ہجرت کرتا ہے جیسے مکہ والوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو کس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے لیے نعمتوں کے دروازے کھول دیئے تھے اور پھر بعد میں مدینہ کی طرف جو ہجرت ہوئی اس کے بعد اللہ نے اس کو کیسا دار الامن بنا دیا ان کے لیے اور ہر طرح کی نعمتیں عطا کیں۔

❖ آیت 60

تو یاد رکھیے

رزق کے معاملے میں انسان کا اپنا اختیار کم ہی ہے۔ رزق کے معاملے میں انسان کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

✷ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر تم اللہ پر ویسا توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اسی طرح روزی دے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔

تو انسان کو رزق اللہ ہی سے مانگنا چاہیے اور بندہ جب اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دیتا ہے۔

✷ ایک شخص نے نبی ﷺ سے آکر پوچھا اے اللہ کے رسول جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے انگوٹھے کو نکال کر باقی چار انگلیوں کو بند کر کے فرمایا۔ یہ چار چیزیں یعنی جو مانگی گئی ہیں دنیا اور آخرت دونوں کو جمع کرتی ہیں یعنی دونوں کے لئے کافی ہیں۔

اور رزق کی تلاش میں اعتدال سے کام لینا چاہیئے یہ نہیں کہ انسان اپنی عبادت کا وقت بھی رزق کی تلاش میں گزار دے۔

✷ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا

دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو۔ اس لیے کہ ہر ایک کو وہ ضرور ملے گا جو اس کے لیے لکھ دیا گیا۔

❖ آیت 64

یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اصل زندگی تو آخرت کا گھر ہے کاش لوگ اس بات کو جانتے ہوتے ۔

کاش کہ وہ جانتے یہ دنیا ایک وقتی جگہ ہے temporaryیعنی ایسی جیسے انسان کھیل کے میدان میں جاتا ہے تو کتنی excitement ہوتی ہے، کتنا ہلا گلا ہوتا ہے اور ہار جیت ہو رہی ہوتی ہے کبھی ایک ٹیم جیتتی ہے کبھی دوسری۔ دیکھنے والے اپنی سیٹ پر ہی بیٹھ کر اچھل رہے ہوتے ہیں اور کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں excitement میں لیکن جب میچ ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے کبھی آپ خالی سیٹس کو جا کر دیکھیں اور خالی گراونڈ کو تو کتنی عجیب سی اداسی ہوتی ہے وہاں کہ آپ وہاں بیٹھ نہیں سکتے آپ وہاں کھڑے نہیں ہو سکتے آپ کا دل نہیں لگتا وہاں کہ یہ کیسی جگہ ہے عجیب سی۔

تو آپ دیکھیے

اسی طرح دنیا میں انسان بہت excited ہوتا ہے۔ یہ کامیاب ہو گیا، اس کو ڈگری مل گئی، اس کی شادی ہو گئی، اس کے بچے ہو گئے، اس کا بزنس اتنا بڑا ہو گیا، فلاں millionaire ہو گیا۔ اور پھر ان چیزوں کو انسان دیکھ کر خوش ہوتا رہتا ہے اور بہت سے لوگ تو اپنوں کو چھوڑ کر صرف سوشل میڈیا پر بیٹھے رہتے ہیں اور بڑے بڑے سٹارز اور جو آرٹسٹ ہیں ان کو فالو کرتے رہتے ہیں snapchat پر ان کو دیکھتے رہتے ہیں وہ کیا پہن رہے ہیں، کیا کھا رہے ہیں اور اس طرح دنیا کی رونقوں سے مستفید ہوتے رہتے ہیں ان کے اپنے خیال کے مطابق یہ بھی entertainment کی ایک قسم ہوتی ہے۔

تو اس میں آپ دیکھیے یہ سب کیا ہے؟

یہ سب کھیل تماشہ ہے جب آپ اپنے فون کو بند کر دیتے ہیں تو اس کے بعد آپ اس کو reach نہیں کر سکتے، اس تک پہنچ نہیں سکتے کسی نے اگر بہت بڑا ہیروں کا ہار بھی پہنا ہوا ہے اور آپ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں، آپ کو بہت اچھا لگ رہا ہے تو جب آپ اس کو بند کریں گے کلک کریں گے سکرین کو تو اس کے بعد وہ ہیروں کا ہار کہاں گیا۔

تو دنیا کی زندگی بھی بس ایسے ہی ہے جیسے ایک سکرین کے اوپر آپ یہ ساری چیزیں دیکھ رہے ہیں اور جلد ہی اس نے بند ہو جانا ہے آنکھیں بند ہو جائیں گی اور اور انسان قبر میں اتر جائے گا اور یہ سب کچھ خواب جیسا لگے گا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس میں سے کوئی چیز بھی ہم ساتھ نہیں لے جا سکتے سوائے اپنے نیک اعمال کے۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ بھی آتا ہے وَإِنَّ ٱلْءَاخِرَةَ هِيَ دَارُ ٱلْقَرَارِ اور یقیناً آخرت کا گھر وہی رہنے کا گھر ہے اور اصل عیش آخرت کی عیش ہے

اللهم لا عيشَ إلا عيشُ الآخرة فاغفرالانصار والمُهاجره

اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی حقیقی نہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل فرما۔

نبی ﷺ غزوہ خندق کے موقع پر شعر پڑھ رہے تھے اور خندق کھود رہے تھے۔

❖ آیت 65

یعنی جب مشکل وقت آتا ہے تو اللہ یاد آجاتا ہے اور جب مشکل ٹل جاتی ہے تو پھر وہ اسی روٹین میں پھر آجاتے ہیں۔

❖ آیت 66

تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں اور مزے اڑاتے رہیں اور جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا ۔

یعنی ان سب چیزوں کا انجام، ابھی تو اللہ نے انہیں مہلت دی ہوئی ہے اس لئے مشکل سے نکل کر یہ اللہ کو بھول جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی پکڑنے والا نہیں، لیکن پکڑ تو ایک دن ہونی ہے۔

❖ آیت 69

تو ہدایت کا تعلق کس کے ساتھ ہے؟

جدوجہد کے ساتھ ہے یعنی جو محنت کرے گا کوشش کرے گا اور سخت محنت کرے گا اللہ سبحانہ وتعالی اس کو اپنی طرف آنے کا رستہ یعنی ہدایت کا رستہ ضرور دکھا دے گا۔

✧ ابن القیم کہتے ہیں:

اللہ نے جہاد کو ہدایت کے ساتھ معلق کیا لوگوں میں سے جو زیادہ جہاد کرنے والا زیادہ محنت کرنے والا ہے وہ کامل ہدایت والا ہے اور سب سے زیادہ فرض جہاد نفس کے ساتھ جہاد ہے۔) یعنی سب سے زیادہ انسان کو struggle اپنے آپ کے ساتھ کرنی پڑتی ہے (خواہش کے ساتھ جہاد کرنا، شیطان کے ساتھ جہاد کرنا، اور دنیا کے ساتھ کرنا۔ جو شخص ان چار چیزوں کے ساتھ، اللہ کی رضا کے لیے، جہاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کے راستوں کی ہدایت ضرور فرماتا ہے جو اسے اس کی جنت، یعنی اللہ کی جنت کی طرف پہنچا دیتے ہیں۔ جو شخص جہاد کو چھوڑ دیتا ہے وہ ہدایت سے اس قدر محروم رہ جاتا ہے جس قدر وہ جہاد کو معطل کرتا ہے۔

تو یاد رکھیے

آجکل آپ خوب محنت کر رہے ہیں بھاگ دوڑ کر کے سفر کر کے یہاں پہنچتے ہیں تو یہ سب کچھ کیا ہے؟

یہ جہاد ہے یہ محنت ہے اور یہاں آنے کے لیے جو گھر کے کاموں میں دوڑ لگاتے ہیں آپ اور باقی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں یا ان کو ایک طرف کرتے ہیں تو اس میں آپ کی نیند بھی قربان ہوتی ہے آپ کی بہت سی خواہشات کہ آپ کھانا چاہتے ہیں آپ آرام کرنا چاہتے ہیں، سب چھوڑ کے آپ محنت کر کے قرآن سمجھنے کے لیے آتے ہیں تو

وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

کچھ لے کے بھی جاتے ہیں۔ آپ imagine کریں کہ آپ جب یہاں اندر آئیں اور آپ سوچیں آج اکیسویں پارے میں کیا ہے؟

تو شاید آپ بالکل blackout ہوں کہ آپ کو کچھ پتہ نہ ہو، ایک آیت کا بھی نہ پتہ ہو، کہ اکیسویں پارے میں کیا ہے؟ اگر میں آپ سے پوچھوں بائیسویں پارے میں کیا ہے؟ تو آپ کو کچھ یاد نہیں ہو گا کہ بائیسویں پارے میں کیا ہے؟

لیکن جب ہم یہاں آتے ہیں، بیٹھتے ہیں، سنتے ہیں، سمجھتے ہیں، غور و فکر کرتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو پھر یہی خیالات ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور کہیں نا کہیں، کسی نا کسی بات پر ضرور عمل ہوتا ہے اللہ کے فضل سے۔

تو یہ انسان کا مجاہدہ ہے اپنے ساتھ اور اللہ کے راستے میں کہ مجھے اللہ کے رستے کی ہدایت مل جائے تو جو شخص یہ محنت کرے گا وہ ہدایت پائے گا لیکن جو لوگ اس چیز کے لیے وقت نہیں نکالتے حالانکہ وہ نکال سکتے ہیں، اگر آپ نے قربانیاں کی ہیں تو وہ بھی کر سکتے ہیں اور اگر وہ نہیں کرتے تو پھر یہ لطف اور یہ ایمان کی حلاوت یہ ہدایت اور یہ روشنی اور رستے کی رہنمائی اور نیک اعمال کا علم یہ ان کو حاصل نہیں ہوتا تو پھر بعض اوقات وہ صرف اپنی confusions میں رہتے ہیں

regrets میں رہتے ہیں پشیمانیوں میں رہتے ہیں کیونکہ قرآن دلوں کے لیے شفاء بھی ہے جب تک کہ انسان محنت نہ کرے اس وقت تک یہ سب دولت حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو یہ اللہ کا وعدہ ہے جو محنت کرے گا میں اس کو ضرور عطا بھی کروں گا۔

جہاں تک نفس سے مجاہدے کا تعلق ہے تو یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔

✧ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں:

اس آیت میں جہاد سے مراد کافروں کے ساتھ جنگ کرنا نہیں، بلکہ دین کی حمایت اور مدد کرنا، باطل پرستوں کا رد کرنا، ظالموں کو روکنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا ہے۔ اور اس جہاد میں نفسوں کا، اللہ کی اطاعت میں کوشش کرنا بھی شامل ہے اور یہی جہاد اکبر ہے۔

یعنی نفس کو اللہ کی اطاعت کے لیے راغب کرنا کیا ہے؟ **جہاد اکبر** ہے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسند احمد کی روایت ہے مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔

نفس جو ہے وہ برائی پر اکساتا ہے۔

إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ

لیکن انسان جب نفس کی نہیں مانتا، نیند قربان کرتا ہے، بھوک قربان کرتا ہے، روزہ رکھ لیتا ہے، قیام الیل کرتا ہے۔

تو یہ دراصل اپنے ساتھ کیا کر رہا ہوتا ہے؟ جہاد کر رہا ہوتا ہے۔

تو مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔

ایسا انسان صرف جان سے نہیں، نفس سے نہیں بلکہ مال سے بھی جہاد کرتا ہے۔

✷ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال، اپنے نفس کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے یہ خوشخبری بھی دی اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

یعنی جب آپ اس کام کی محنت میں لگتے ہیں اللہ کے راستے میں دوڑنے لگتے ہیں تو اس کے نتیجے میں آپ کو غموں اور پریشانیوں سے بھی نجات ملتی ہے۔

سورت الروم

❖ آیت 1-4

نبی ﷺ کے زمانے میں روم اور ایران دنیا کی سب سے بڑی سلطنتیں تھیں۔ ان دونوں کے درمیان اکثر جنگیں ہوتی رہتی تھیں جیسے عام طور پر super power کے بیچ tussle چلتی رہتی ہے۔

ایرانی مشرک تھے اور آگ کی پوجا کرتے اور رومی اہل کتاب تھے اور اپنے آپ کو تورات اور انجیل کی طرف منسوب کرتے۔ اہل فارس کی نسبت رومی مسلمانوں کے زیادہ قریب تھے کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ اس لیے مسلمان یہ چاہتے تھے کہ رومی ایرانیوں پر فتح حاصل کریں۔ کیونکہ مشرکین مکہ اور اہل فارس شرک میں شریک تھے، اس لیے مشرکین مکہ رومیوں پر اہل فارس کی فتح چاہتے تھے۔ رومیوں کو ایرانیوں یا اہل فارس کے خلاف جنگوں میں کامیابیاں حاصل ہوئیں لیکن مکمل فتح حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ ایران سے ملحق بعض رومی علاقے ایرانیوں کے قبضے میں آ گئے۔ اس پر مشرکین نے خوشیاں منائیں لیکن مسلمان اس فتح پر بہت رنجیدہ ہوئے۔ تو اللہ تعالی نے مسلمانوں کو آگاہ کیا بلکہ ان کے ساتھ وعدہ کیا کہ عنقریب رومی عنقریب اہل فارس پر فتح حاصل کر لیں گے لیکن چند سالوں میں اور ان چند سالوں کی مدت آٹھ نو سالوں کی مدت تھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ فتح اس دن ہوئی جس دن مسلمان جنگ بدر میں کامیاب ہوئے تھے۔

اور یہ ایک پیشگوئی تھی **وَيَوْمَئِذٍ** اور جس دن رومی غالب آئیں گے مسلمان خوشیاں منائیں گے۔ دوہری خوشیاں، ایک تو رومیوں کے غالب آنے کی اور دوسرے مسلمانوں کی فتح کی۔

❖ آیت 6

اس لیے جب ہم شک میں پڑے رہتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس کام پر جنت ملے گی تو ہم کہتے ہیں پتہ نہیں ملے گی بھی یا نہیں ملے گی، تو کریں یا نہ کریں۔ پھر reluctant ہو کر کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ نہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے وہ ضرور اسکا اجر عطا کرے گا تو پھر انسان زیادہ conviction کے ساتھ نیک عمل کرتا ہے۔

❖ آیت 7

وہ دنیا کی زندگی کا صرف ظاہری پہلو جانتے ہیں۔ صرف دنیا کی کامیابیوں کو جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل غافل ہیں۔

✧ حسن بصری کہتے ہیں:

ان میں کوئی شخص ایک درہم کو اپنے ناخن سے ٹھوکر مار کر اس کا وزن تو معلوم کر لیتا ہے (کہ یہ کتنے گرام کا) ہے اور اس میں غلطی نہیں کھاتا مگر اس کو اچھی طرح نماز نہیں پڑھنی آتی۔

یہ ہے اس آیت کا مطلب کہ **يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا**۔

دنیا کی زندگی میں بہت ماہر ہیں لیکن دین کے معاملے میں بالکل کورے، نکمے۔ اور بہت سے لوگ دنیا میں بہت آگے چلے جاتے ہیں extra ordinary کامیابیاں حاصل کر لیتے ہیں لیکن قرآن پڑھنا ہی نہیں جانتے اس طرح انہیں یہ نہیں پتہ کہ یہ جو مال انہوں نے کما رکھا ہے اس پر زکوۃ بھی دینی ہے۔

جو لوگ معیشت کے اسباب کو جانیں لیکن آخرت کو نہ جانیں، جو لوگ اپنی کھیتی باڑی کرنا جانیں لیکن دین کا کوئی علم ان کے پاس نہ ہو۔ جو لوگ کنسٹرکشن کا کام تو جانیں لیکن آخرت کے لیے کیا تعمیر کرنا ہے، جنت کن کاموں سے تعمیر ہوتی ہے وہ نہ جانیں۔

تو ایسے ہی لوگ اس آیت کا مِصداق ہیں۔ اس لیے انسان کو صرف دنیا میں ہی آگے نہیں جانا چاہیے بلکہ دین کے معاملے میں ساتھ ساتھ محنت کرنی چاہیئے اور روزانہ جس طرح انسان اپنی دنیا کے لیے کام کرتا ہے اسی طرح روزانہ دین کا علم بھی حاصل کرتے چلے جانا چاہیئے۔

✷عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو چیز بھی تمہیں جنت کے قریب کر سکتی ہے میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا ہے اور جو چیز تمہیں جہنم کے قریب کر سکتی تھی میں نے تمہیں اس سے منع کر دیا ہے۔

یہ ساری چیزوں کا علم موجود ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ اس کا اپنا نقصان ہے۔

❖ آیت 12

جس دن قیامت قائم ہو گی تو اس دن مجرم لوگ سخت مایوس ہو جائیں گے کیونکہ ان کو نظر آئے گا کہ اس دن کی تو ہم نے تیاری ہی نہیں کی تھی۔

اور یہاں قیامت کو السَّاعَةُ کہا گیا ہے: گھڑی۔ جس دن وہ گھڑی آجائے گی کیونکہ كَلَمۡحِۭ بِٱلۡبَصَرِ آنکھ جھپکنے کی دیر یا اس سے بھی جلدی واقع ہو جائے گی۔

اور جس دن قیامت قائم ہو گی لوگ الگ الگ گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ الگ الگ گروہ بن جائیں گے۔

❖ آیت 17

پس تم اللہ کی تسبیح کرو شام کے وقت بھی اور صبح کے وقت بھی۔ کیونکہ وہ سارے گناہوں کو مٹانے کے ذریعہ بن جاتی ہے۔ سورج غروب ہونے سے پہلے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے۔

❖ آیت 19

مجھے یہ دلیل اتنی خوبصورت لگتی ہے کہ تم اپنے سامنے تخلیق کے عمل کو دیکھتے ہو کہ کس طرح مختلف چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور ان کی پیدائش میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ وہ ایک قدرتی عمل کی نتیجے میں سامنے آرہی ہیں تو اس کے پیچھے کوئی تو ہے۔ خود بخود تو نہیں ہو رہا۔ تو جو آج ان چیزوں کو بنا رہا ہے وہ کل بھی ان کو بنائے گا۔

اس سے دلیل ملتی ہے قیامت کے آنے کی، یوم الدین کے قائم ہونے کی اور اس لیے یقین رکھنا چاہئے انسان کے ذہن میں کبھی شک آ ہی جاتا ہے اسے شک نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کبھی شک آئے تو ایسے ہی دلائل پر غور کریں۔ اور یہ غور ہو نہیں سکتا جب تک آپ قرآن کا مطالعہ ساتھ ساتھ نہ کریں۔ کیونکہ آپ کو یہ دلیل بھی بھول جائے گی کچھ دنوں میں، کہ یہ بھی یاد رکھنی ہے شک کہ موقع پر، تو جب دوبارہ پڑھیں گے تو پھر یاد آجائے گا کہ ہاں واقعی جس رب نے آسمانوں کو پیدا کیا جب کہ یہ پہلے کچھ نہ تھا۔ زمین تو جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں لیکن بہت سی چیزیں تو زمین سے ہمارے سامنے اگتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ انڈے سے چوزے ہمارے سامنے نکلتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہ انڈے کے اندر یہ سب کچھ کہاں سے آگیا؟ ہم نے تو یہ گوشت نہیں ڈالا تھا اندر جو چکن کی صورت میں نکلا ہے۔ تو یہ چیزیں انسان کو اس بات کا یقین دلاتی ہیں اور ان ہی دلائل سے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی۔

❖ آیت 20-21

آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی تھی اور ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں حضرت حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کی گئی تھیں اور اس کے بعد عورتیں بھی آدم ہی کی اولاد ہیں۔

اور پھر کیوں پیدا کیں؟

تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور ازواج کا لفظ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ میاں بیوی دونوں کے لئے آتا ہے تو دونوں کا اکٹھا ہونا، اس کا پرائمری

مقصد کیا ہے؟

کہ ایک دوسرے سے اُنس پاؤ اور ایک دوسرے سے سکون پاؤ۔

اور اس نے تمہارے درمیان رحمت اور محبت پیدا کر دی۔ یہ بھی بہت حیران کن چیز ہے کہ دو بالکل اجنبی لوگ ہوتے ہیں، جونہی نکاح کے رشتے میں بندھتے ہیں دونوں کے درمیان ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے جو کسی اور کے ساتھ نہیں ہوتی اور انسان ایک دوسرے کی اس طرح care کرنے لگتا ہے جو شاید کسی اور کی کی ہو۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں کئی نشانیاں ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تخلیق کیا ہے انسان کو تو صرف ہڈیاں اور گوشت کا ڈھانچہ بنا کر اس میں خون نہیں دوڑا دیا یا اس کے کچھ مسلز نہیں بنا دیئے بلکہ اس کے اندر دل رکھا اور دل میں جذبات رکھے اور ان جذبات کی تسکین کے لئے بھی سامان پیدا کیا اس کے اندر جنسی خواہش رکھی اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے پھر انتظام بھی کیا، بندوبست بھی کیا۔ تو یہاں پر میاں بیوی کی باہم محبت اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان صرف محبت نہیں رحمت کو بھی ڈالا ہے۔

اور آپ دیکھئے کہ جو یہ رحمت ہوتی ہے اسی کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کی care کرتا ہے۔

اور بہترین بیوی کون ہوتی ہے؟ جو شوہر کی care کرے اور بہترین شوہر وہ جو بیوی کی care کرے۔

✷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے اچھا ہے۔"

✧ حسن بصری سے مُرسلاً روایت ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ وہ ہیں اپنے اہل و عیال کو اپنے گھر والوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والے ہیں۔

✷ اسی طرح نبی ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے سوال پر کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ علی الاعلان بتا دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیوی کے لیے اگر دل میں محبت ہے تو اس کا ذکر کرنے اور اظہار کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور ہونی چاہیے۔

✷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی اور برتن نبی ﷺ کو دے دیتی آپ ﷺ اسی جگہ پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ میں ہڈی سے گوشت کھا کر وہ ہڈی نبی ﷺ کو دے دیتی اور آپ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا۔ حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی تو حیض کی حالت میں عورت کوئی اچھوت نہیں ہو جاتی۔

اسی طرح جو عورت شوہر سے محبت کرتی ہے اس کی بھی فضیلت ہے۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ان عورتوں کی خبر نہ دوں جو جنت میں ہوں گی؟" ہم نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا "محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی۔ جب اسے غصّہ آئے یا اس کے ساتھ برا کیا جائے یا اس کا شوہر اس کے ساتھ غصّہ یا ناراض ہو تو کہتی ہیں میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور میں اپنی آنکھوں میں نیند کا سرمہ نہیں لگاؤں گی جب تک آپ راضی اور خوش نہ ہو جائیں یعنی شوہر کی دلداری کرنے والی، اس کو منانے والی۔

کیونکہ مردوں کے لیے باہر کی دنیا میں بہت سے اسٹریس، پریشرز ہوتے ہیں کہ جس کے لیے انہیں گھر آکر سکون چاہئے ہوتا ہے۔ لیکن اگر بیوی بد اخلاق ہو تو پھر سکون غارت ہو جاتا ہے اور گھر جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے تو ایسے میں عورت کو سمجھنا چاہئیے اور یہی چیز پھر باہم محبت کو مزید بڑھاتی ہے۔

✷ دوسری طرف نبی ﷺ نے مومن مرد کو بھی تلقین کی کہ کوئی مومن مرد کیسی مومن عورت سے بُغض نہ رکھے یعنی اپنی بیوی سے نفرت نہ کرو اگر اس کی کوئی ایک عادت تمھیں پسند نہیں تو دوسری پسند آجائے گی۔

توجو اچھی عادتیں ہیں ان پر نظر رکھو، اس کے ذریعے اپنے دل کو خوش رکھو۔

❖ آیت 22

زبان بھی انسان کی پہچان ہوتی ہے اور رنگ بھی انسان کی پہچان ہوتی ہے کہ کونسا انسان کہاں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ورائٹی اسی وجہ سے رکھی گئی۔

❖ آیت 24

خوب بارش برس رہی ہے آج کل غور کیا کریں کس نے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیا ہے؟ سبحان اللہ کس طرح دنوں کے اندر پودے ہرے بھرے ہوتے چلے جا رہے ہیں اور درخت پھر سے لد رہے ہیں۔

❖ آیت 30

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا

یہی فطرتِ الٰہی ہے۔ جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا یعنی یہ دین انسان کے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ اس کی پروگرامنگ کر دی گئی ہے۔

تو بات یہ ہے کہ اس آیت سے اور ایک حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ہر بچے کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے یعنی اصل دین پر ہی ہوتی ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بندوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور انبیاء کو بھی یہی پیغام دے کر بھیجا کہ ایک اللہ کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلائیں۔

❖ آیت 32

یعنی یہ بھی انسان کی بڑی کمزوری ہے کہ جس طریقے پر یا جس راستے پر وہ ہوتا ہے اسی پر وہ خوش رہتا ہے اور حق کو جاننے کی کوشش نہیں کرتا۔

❖ آیت 35-36

یعنی شرک کرنے کی دلیل کیا ہے؟ سوائے اس کے کہ باپ دادا کی پیروی ہے۔

مصیبت پہنچنے پر مایوس ہونے کی بجائے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے۔ مایوسی سے تکلیف دور نہیں ہوتی۔ ناامید ہونے سے، ہمت ہار دینے سے، fed-up ہو جانے سے تکلیف دور نہیں ہوتی۔

تکلیف دور ہوتی ہے نافرمانیاں چھوڑنے سے، کہ انسان اللہ کی کوئی بھی نافرمانی ایسی کر رہا ہے یا ایسا گناہ کر رہا ہے تو اس کو چھوڑ دے۔ تو یہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ جب ان پر کوئی تکلیف آتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ نافرمانی چھوڑیں، اللہ کی طرف رجوع کریں، وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

❖ آیت 37

یعنی مالی اعتبار سے up and downs زندگی کا حصہ ہیں۔ یہ بھی انسان کو بہت کچھ سکھاتا ہے۔ یعنی جب آپ کی اچھی بھلی جاب ہوتی ہے اور اچانک چلی جاتی ہے تو اس وقت آپ سوچتے ہیں کہ میری کہاں غلطی تھی؟ میں نے کیا کوتاہی کی؟ مجھے اس جاب سے کیوں نکالا گیا؟ میری کونسی weaknesses تھی؟ اتنا زیادہ انسان اپنا محاسبہ کرتا ہے جو عام حالات میں، ایک نارمل روٹین کی لائف گزر رہی ہو تو بالکل نہیں کرتا۔

آپ کا بزنس تھا تو بہت اچھا۔۔ اس میں کوئی نقصان ہو گیا کسی بھی طرح سے۔ تو جب رزق میں کمی آتی ہے تو انسان لازماً اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور وہ متوجہ دو طرح سے ہوتا ہے۔

ایک: اللہ سے ناراض ہو کر

دوسرا: اللہ کو راضی کرنے کے لیے۔ تو کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اللہ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ

✷ حدیث میں آتا ہے کہ بعض اوقات بندے کو ایک رزق ملنا ہوتا ہے مگر اسکے گناہ کی وجہ سے اسے اس رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

ہمیں نہیں پتہ کہ ہم پر کوئی مشکل آئی ہے تو کیوں آئی؟ ایسے میں انسان کو واپس اللہ ہی کی طرف لوٹنا چاہیے۔ اس لیے ہر مصیبت میں کیا پڑھنے کو سکھایا گیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ

ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مر کر ہی جائیں گے۔ اب بھی اللہ کی طرف واپس آ رہے ہیں۔ اللہ ہی کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اللہ ہمیں ہدایت دے دے۔ اور ہماری مشکلات کو آسان کر دے۔

❖ آیت 38-39

چاہتے ہو نا کہ رزق میں اضافہ ہو؟ تو انکا حق ادا کرو۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک مسکین پر صدقہ کرنے کا ایک ثواب ہے، رشتہ دار پر صدقہ کرنے کا دوگنا ثواب ہے۔

ایک صدقہ کا، دوسرا رشتہ داری کا، صلہ رحمی کا۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو اس رشتہ دار پر کیا جائے جو پوشیدہ دشمنی رکھنے کی بناء پر تم سے اعراض کرے۔

تمہارا سامنا ہی نہیں کرتا، ملتا ہی نہیں، بات ہی نہیں کرتا۔ اور آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کو ضرورت ہے۔ تو آپ اسکی مدد کے لیے کچھ بھیج دیں جو آپ کو پوچھے بھی نہیں

زکوۃ بھی اللہ کے دیدار کی خاطر دیں۔ کہ اللہ مجھے صرف تیرا چہرہ مقصود ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ سبحانہ وتعالی اس کا اجر کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔

زکوۃ ایک فریضہ ہے۔

سبحان اللہ ایک فرض کے ادا کرنے پر یہ اجر ہے۔ اور کئی گنا زیادہ اجر ہے۔ اس اخلاص کے اعتبار سے جو آپ کے اندر ہوتا ہے۔

زکوۃ دینے کے فوائد

- اور زکوۃ ادا کرنے والوں کے لیے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
- زکوۃ مال کا شر اور وبال دور کرنے کا ذریعہ ہے۔
- صدیقین اور شہداء کے ساتھ کا ذریعہ ہے۔
- جنت کے قریب اور جہنم سے دور لے جانے والے اعمال میں سے ہے۔

✷ جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، پھر نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، بات سنے اور مانے تو بیشک اللہ تعالی اسے جنت کے جس دروازے سے چاہے گا، داخل کر دے گا۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

❖ آیت 41

تو انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی دنیا میں بھی انسان کو اپنے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب خشکی اور سمندر میں فساد ہوتا ہے تو نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ جیسے سمندر میں ہی شکار کم ہو جاتا ہے، مچھلیاں کم ہو جاتی ہیں، سمندری جانور مرنے لگتے ہیں۔ کاروبار میں گھاٹے ہوتے ہیں، business down ہوتا ہے۔ اور پھر اسی طرح خشکی پر بھی جب امن وامان خراب ہوتا ہے، تو لوگوں کو طرح طرح کے نقصانات ہوتے ہیں۔

اب آپ دیکھیں کہ یہ چیز کتنی اہمیت پکڑ گئی ہے کہ انسان نے اپنی یہ زیادتیوں اور اسراف کی وجہ سے فضا اور ماحولیات کے اندر بہت بڑی خرابی پیدا کر دی ہے جس کا نتیجہ بھی خود اُسی کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ پھر اسی طرح برے اعمال overall بھی فضا کو متاثر کرتے ہیں۔

✷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بات حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ سمندر میں ڈال کر گھلایا جائے تو سمندر کڑوا ہو جائے یعنی اتنی شدید بات کہہ دی تم نے (انہوں نے کہا تھا کہ تمہارا قد چھوٹا ہے)۔ اتنی سی بات!

ہم کتنے تبصرے کرتے رہتے ہیں لوگوں کے ناک پر، کان پر، بولنے کے انداز پر یعنی حقیر سمجھتے ہوئے۔ ایسی باتوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ ان چیزوں سے فساد پھیلتا ہے۔ لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے ہیں۔

مثلاً اگر آپ کسی کو اس کے رنگ یا شکل یا قد کا طعنہ دیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ اس شخص کے دل میں آپ کی کیا قدر باقی رہے گی؟ اور پھر ایک دوسرے سے نفرت اور عداوت اور اسکے نتیجے میں کام رک جائیں گے۔ اور پھر بعض اوقات نسلوں پر اثر پڑتا ہے۔ انسان کی overall productivity پر اثر پڑتا ہے۔ اور یہ اثرات پھیلتے پھیلتے خشکی سے لے کر سمندروں تک پھیل جاتے ہیں۔ یعنی physically بھی آپ ریسورسز کا استعمال غلط کرتے ہیں تو فساد ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا اخلاق، رویے اور behavior بھی تباہی لاتے ہیں۔

✷ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو انہیں قحط سالیاں، سخت تکلیفیں اور بادشاہوں کے ظلم دبوچ لیتے ہیں۔

✷ جب کسی قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے، اور وہ اعلانیہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان میں طاعون اور مختلف بیماریاں جو انکے پہلوں میں نہیں تھیں، وہ پھیل جاتی ہیں۔

✷ اسی طرح جو زکوۃ نہیں دیتے تو آسمان سے بارش کا نزول بند ہو جاتا ہے۔

❖ آیت46

یادرکھیے

کہ ہوا بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور اللہ ہی اسے چھوڑتا ہے۔ اس لیے اگر تیز ہوا کچھ اڑا کر لے جائے تو اسے گالی نہ دیں۔ ہوا کو برا بھلا نہ کہیں۔

✷ رسول ﷺ نے فرمایا: ہوا اللہ کی رحمت میں سے ہے۔ تو ایک صحابی نے کہا: ہوا رحمت بھی لاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی ہوا رحمت اور عذاب بھی لاتی ہے جب اسے دیکھو تو اسے برا نہ کہو۔ بلکہ اللہ سے خیر کا سوال کرو اور شر سے پناہ مانگو۔

✷ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ہوا کو لعن طعن نہ کرو کیونکہ یہ تو اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو اسکی مستحق نہ ہو تو وہ پلٹ کر اسی پر پڑتی ہے جو لعنت بھیج رہا ہو۔

تو یہ حقیقت ہے کہ جہاں ہوا اللہ کی رحمت ہے، وہاں لوگوں پر عذاب بھی لائی ہے۔ بہرحال، عام طور جو روزمرہ ہوا چلتی ہے اسکے بڑے فائدے ہیں۔

❖ آیت48

اور یہ سارا منظر ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ ہوا چلتی ہے، بادل آتے ہیں، پھر بادل اکٹھے ہوتے ہیں، پھر بارش برستی ہے، پھر بندے خوش ہو جاتے ہیں کیونکہ فضا دھل جاتی ہے، ہر چیز نکھر جاتی ہے، تو اسکے فائدے ہی فائدے ہیں۔ as long as وہ اپنی limit کے اندر رہو۔

یعنی جب ہوا تکلیف لاتی ہے تو توبہ کرنے کی بجائے ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں۔

❖ آیت54

بچپن میں انسان کمزور ہوتا ہے۔ جوانی میں طاقتور ہو جاتا ہے، بڑھاپے میں پھر بچہ بن جاتا ہے۔

وہ جیسے چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

سبحان اللہ۔ ایک وقت ہوتا ہے کہ انسان جو کچھ کھاتا ہے وہ جسم کو لگتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان strong ہوتا چلا جاتا ہے۔ جیسے بچہ ہے۔ بچے جو بھی کھاتے ہیں وہ بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں، طاقتور ہو جاتے ہیں اور پورے جوبن پر آ جاتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ جوانی سے متمتع ہوتے ہیں، وہی کچھ کھاتے رہتے ہیں لیکن اب جسم قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ وہی غذا کھاتے ہوئے بھی انسان کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور extra وٹامنز اور پلز لینی پڑتی ہیں تاکہ انسان اپنے آپ کو چلا سکے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ پلز کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں۔ جسم بھی کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ انسان بالکل بے بسی کے عالم میں پہنچ جاتا ہے۔ جس میں وہ نہ اپنے کھانے پر قادر ہے اور نہ کھایا ہوا جسم سے باہر لانے پر قادر ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی سب کو ایسی ارذل العمر سے بچائے۔

لیکن ہمیں یہ نشانی یاد رکھنی چاہیے کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اس کا بھی کوئی مقصد ہے کہ انسان اپنی حقیقت پر غور کرے اور کسی تکبر میں مبتلا نہ ہو۔ اور یہ **یادرکھیے** کہ اصل طاقت کسی اور کی ہے۔ اللہ رب العزت کی ہے کہ جس نے ایک ہی کھانے اور پانی کو انسان کی قوت کا ذریعہ بھی بنایا اور وہی سب کچھ ہوتے ہوئے انسان کمزور بھی پڑ گیا۔

❖ آیت 55

اسی طرح وہ دنیا میں بھی غلط اندازے لگایا کرتے تھے۔ دنیا میں آخرت کے بارے میں ان کو یقین نہیں تھا۔ اور آخرت میں جا کر دنیا کے بارے میں ان کے اندازے غلط ثابت ہوئے۔

سورۃ لقمان

❖ آیت 3

محسن وہ ہے جو اللہ کی عائد کردہ فرائض کی پابندی کرے۔ جس کا ایمان بھی درست ہو۔ اور عمل بھی درست ہو۔

❖ آیت 5

سورہ البقرۃ میں یہی صفات بتائی گئیں متقین کی اور یہاں بتائی جا رہی ہیں محسنین کی۔

ان ہدایات کے ہوتے ہوئے لوگوں کا طرز عمل کیا ہے؟

❖ آیت 6

یعنی قرآن کی مقابلے میں لغویات لے آتا ہے۔

اور جو لوگ اور طرح کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اور دین و ایمان. سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتیں تو عموماً انسان کا ایسا رویہ بن جاتا ہے کہ وہ دین کا، قرآن کا اس علم کا مذاق اڑانے لگتا ہے تو ایسے ہی لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

لغویات انسان کو غافل کر دیتی ہیں۔

لھوالحدیث وہ ایسی بات ایسی چیز، ایسا علم ہے جن کے ساتھ انسان اپنا وقت گزارتا ہے وہ انسان کو اپنے اندر مشغول کر لیتی ہیں اور وہ اس سے لذت بھی حاصل کرتا ہے۔ یعنی اس کو ایک addiction ہو جاتی ہے چاہے وہ کتابیں ہوں، کوئی سیریز ہوں، چاہے وہ گیت گانا ہو یا ایسی چیزیں جس کی طرف انسان کی حیوانی طبیعت مائل ہوتی ہو۔ یعنی جو اس کی خواہش نفس کو ہوا دینے والی ہو۔ جو بے فائدہ ہوں۔ جن سے انسان نان سیریس ہو جس سے انسان اللہ کے راستے سے بھٹکتا ہو یا بھٹکاتا ہو

✧ قتادہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: کہ ممکن ہے اس نے مال کے ساتھ نہ خریدا ہو بلکہ اسے اچھا جانا ہو تو یہ بھی اس کا خریدنا ہے۔

✧ ابن کثیر کہتے ہیں: کہ آدمی کی ضلالت اور گمراہی کے لیے یہی کافی ہے وہ سچی اور حق باتوں کی بجائے جھوٹی حکایتوں اور نقصان دہ کو فائدہ مند پر ترجیح دے۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی چیز جو انسان کو غافل کرنے والی ہو۔ انسان کو اپنے اندر اتنا مشغول کر دے کہ انسان اس کو پا کر اتنا انجوائے کرے کہ اپنے دین، ایمان، آخرت سب چیز کو بھول جائے تو وہ چیز اُس کے لیے ناپسندیدہ ہے۔

✧ بعض علماء نے لھوالحدیث کا معنی گانا بجانا کیا ہے۔

✧عبداللہ بن دینار کہتے ہیں: میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے پاس سے گزرے جو گا رہی تھی۔اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شیطان اگر کسی کو چھوڑتا تو اسی کو چھوڑ دیتا۔

✧اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا انھوں نے کہا:

اللہ کی قسم وہ ذات جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں اس لھو الحدیث سے مراد گانا ہے۔ آپ قسم اٹھا کر اس بات کو تین دفعہ دہراتے تھے۔

✧ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ : گیت دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔یعنی منافقت پیدا ہوتی ہے۔اور پھر یہ قرآن سے بھی غافل کر دیتا ہے۔

❖ آیت 12

حکمت وَمَن يُؤۡتَ ٱلۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ أُوتِيَ خَيۡرٗا كَثِيرٗاۗ

اور جس کو حکمت مل گئی اسے بہت بڑی نیکی مل گئی، بہت بڑی خیر مل گئی، نیکیاں کمانے کا موقع مل گیا۔

لقمان نبی نہیں تھے لیکن ایک بہت سمجھ دار انسان تھے۔اور ان کی باتوں سے جو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بیان کر دی ہیں۔بہت خوبصورت انداز میں۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنے سمجھدار تھے۔

ان کی سمجھ داری کی سب سے پہلی دلیل کیا تھی کہ

أَنِ ٱشۡكُرۡ لِلَّهِۚ

کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔لقمان کو جو حکمت عطا کی گئی تھی اس میں سب سے پہلی چیز کیا تھی؟ شکر کی توفیق۔

شکر ادا کرنا۔جو کوئی شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے کرتا ہے۔اور جو ناشکری کرے اللہ یقیناً اس کی ناشکری سے بے نیاز ہے۔

❖ آیت 13

یہ آیات parenting سے تعلق رکھتی ہیں اور بہت ہی زبردست ٹپس ہیں بچوں کی تربیت کے حوالے سے۔

لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے پیار سے بلاتے ہیں يَٰبُنَيَّ

کتنے پیار سے بلاتے ہیں،اے میرے چھوٹے سے،پیارے سے بچے

لَا تُشۡرِكۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّ ٱلشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيمٞ

یاد رکھیے۔

سب سے پہلی چیز جسے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے درست عقیدہ۔بچوں کے اندر صحیح ایمان پیدا کریں۔باقی کام بہت آسان ہو جائیں گے۔

ہم کیا کرتے ہیں۔ان کو نصیحتیں کرتے رہتے ہیں راہ چلتے۔ جھوٹ نہ بولو، یہ نہ کرو، وہ نہ کرو، ایسا کر لو، ویسا نہ کرو۔ نہیں۔

یہ ساری چیزیں جو آپ ان کو سکھا رہے ہیں اس کی بنیاد کیا ہے؟

جب تک بنیاد نہیں ہے۔جب تک بنیاد میں ایک اللہ کی محبت نہیں ہے اللہ پر ایمان نہیں ہے، اللہ کا ڈر نہیں ہے، توحید خالص نہیں ہے، اخلاص نہیں ہے۔تو یہ باتیں جو اوپر اوپر سے آپ بتاتے ہیں تو وہ کبھی کر لیں گے کبھی نہیں کریں گے۔تو لقمان کی حکمت کہاں سے پتہ چلتی ہے کہ انہوں نے اپنے بچے کی تربیت میں سب سے پہلے اُسے شرک سے بچنے کے لیے کہا۔

❖ آیت14

ہر عورت جب پریگنینٹ ہوتی ہے اس کی طبیعت بدل جاتی ہے۔اس کے کھانے پینے کے انداز بدل جاتے ہیں۔اس کا پوراlifestyle changeہونے لگتا ہے۔
کچھ لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور کچھ کم ہوتے ہیں لیکن جسمانی تبدیلیوں کی وجہ سے وہ اپنے اندر نقاہت کمزوری محسوس کرتی ہے۔

یہاں پر دوبارہ شکر کی تلقین کی گئی ہے۔جو اللہ کا بھی ہوتا ہے اور بندوں کا بھی ہوتا ہے۔

اور کس بات پر؟

سب سے پہلے ایمان کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

پھر تربیت کی نعمت پر والدین کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

یعنی نعمت ایمان پر اللہ کا شکر أَنِ ٱشۡكُرۡ لِلَّهِ

اور والدین کا شکر کیا کہہ کر کہیں کہ آپ کا بہت شکریہ،بہتgratefulہیں ہم کہ آپ نے ہم سب بہن بھائیوں کی اچھی تربیت کی، ہم کو پڑھایا لکھایا یعنی ماضی کے حالات اور وہ قربانیاں جو والدین نے آپ کے لیے کیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کو تسلی دلانی چاہیے کہ ہم آپ کےfaithfulہیں اور آپ کے شکر گزار ہیں

✧سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں: جو پانچ نمازیں ادا کرتا ہے گویا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا اور جو ہر نماز کے بعد والدین کے لیے دعا کرتا ہے تو گویا اس نے دونوں کا شکر ادا کر دیا۔

کیونکہ یہاں دو شکر ادا کرنے کی بات ہو رہی ہے تو نماز پڑھنے والا اللہ کا شکر ادا کر رہا ہے اور نماز کے بعد ماں باپ کے لیے دعا کرنے والا والدین کا شکر گزار ہے۔تو اپنی نمازوں میں، اپنے سجدوں میں

رَّبِّ ٱرۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرٗا کہنا نہ بھولیں۔

اور پھر یہاں خاص. طور پر ماں کا ذکر کیا گیا کہ ماں نے تربیت میں زیادہ حصہ ڈالا، محنت مشقت کی، دن رات اس کے ساتھ جاگی تھکی تاکہ اولاد کو یاد دہانی رہے کہ والدین نے اس کے ساتھ کیا کیا احسان کیے ہیں۔

❖ آیت16

پھر يَٰبُنَيَّ کہتے ہیں۔

سبحان اللہ جب تک بچوں کو آپ پیار نہ دیں، آپ اعتماد نہ دیں آپ ان کوconfidenceنہ دیں وہ آپ کی بات نہیں سنتے۔اس لیے یہ کہنا کہ بچے سنتے نہیں جو ہر ماں کا تکیہ کلام بن چکا ہے ان ماؤں سے پوچھیں کہ آپ سناتی کیسے ہیں؟ کہ وہ نہیں سنتے۔آپ کے بچے ہیں، آپ کے ذریعے اللہ نے پیدا کیا وجہ معلوم کریں کیوں

نہیں سن رہے کہیں ایسا تو نہیں آپ کا کوئی طرز عمل ان کو irritate کر رہا ہو۔ یا آپ کے بلانے کا یا نصیحت کرنے کا انداز۔ کیونکہ بچے بعض اوقات ماں باپ کو avoid کیوں کرتے ہیں کہ جب یہ ہمیں دیکھیں گے کوئی نصیحت کریں گے۔ تو وہ ہر وقت کی نصیحت نہیں سننا چاہتے۔ تو وہ آتے ہیں اور اپنے کمرے میں بند ہو جاتے ہیں۔ جب آپ جاگتے ہیں تو وہ سوتے ہیں اور جب آپ سوتے ہیں تو وہ جاگتے ہیں۔۔ یہ scape کا طریقہ ہے ماں باپ سے۔ کیونکہ ماں باپ سے محبت نہیں ملتی صرف طعنے ملتے ہیں۔ ماں باپ سے کوئی شفقت نہیں ملتی صرف تنقید ملتی ہے۔

سبحان اللہ کس طرح بچے کو اللہ کے بھرپور علم، کامل علم کا یقین دلایا۔ ایمان مضبوط کیا اللہ تعالی کی صفات کا ذکر کر کے۔

یاد رکھیے

بچوں کو توحید سکھانی چاہیے۔ اللہ تعالی کی پہچان دینی چاہیے۔ اللہ تعالی کے نام سکھانے چاہیے اللہ کی صفات کے بارے میں بتانا چاہیے۔

✶ جیسے ایک موقع پر نبی ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو چند کلمات سکھائے تھے جن میں یہ بھی تھا:

کہ جان رکھو کہ اگر ساری دنیا مل کر تمھیں کوئی نفع پہچانا چاہے تو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا اور اگر سب مل کر تمہیں کوئی نقصان دینا چاہیں کوئی نقصان نہیں دے سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا۔ قلم اٹھا لیے گئے صحیفے خشک ہو گئے۔

سبحان اللہ یہ بات سنتے ہی انسان کے اوپر سے پہاڑوں جیسا بوجھ ہٹ جاتا ہے کہ کوئی نقصان نہیں دے سکتا کچھ نہیں ہوتا کتنی تسلی آجاتی ہے۔

آج آپ دیکھیے کہ بچوں کو بھی اسٹریس ہوتا ہے حتی کہ مجھے کسی نے بتایا کہ اب یہ بھی کہا جا رہا ہے ماں کے پیٹ میں بھی بچوں کو اسٹریس ہوتا ہے شاید ماں کے اسٹریس کی وجہ سے ان میں ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بعض اوقات اتنے blank ہوتے ہیں، بات نہیں کرتے smile نہیں کرتے connect نہیں کرتے آپ سے کیونکہ اسٹریس میں ہوتے ہیں۔ اس سارے اسٹریس کو دور کرنے کے طریقے بھی آپ کو پتہ ہونے چاہیے اور ان میں سے ایک یہ کہ خاص طور پر جب بچے سکول میں bully ہوں تو اس وقت ان کو ایمان strong کرے گا اگر ایمان ہے تو وہ bully نہیں ہو سکتے پھر وہ اس کا مقابلہ بھی کر لیتے ہیں۔

وہ کیوں ڈرے ڈرے رہتے ہیں؟

کیونکہ انہیں اپنے دین پر خود یقین نہیں ہوتا، وہ خود شرمندہ ہوتے ہیں لہذا وہ دوسروں سے چھپتے پھرتے ہیں اور جو طاقتور ہوتے ہیں وہ کمزوروں کو اور آکر دباتے ہیں۔

تو یہاں بھی بہت زبردست تلقین کی گئی ہے کہ نفع نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے کسی انسان سے مت ڈرو۔

❖ آیت 17

ہر دفعہ جب خطاب کر رہے ہیں یٰبُنَيَّ

ہی کہہ کر رہے ہیں۔ ہم نے کبھی کہا ہے اے میرے پیارے بچے۔ ہم کیوں نہیں کہتے؟ ہم کہتے ہیں کہ یہ بگڑ جائیں گے۔ spoil ہو جائیں گے اگر بہت پیار کا مظاہرہ کیا حالانکہ پیار سے بات کرنے سے دل قریب آتے ہیں اور دل قریب آئیں تو ان پر نصیحت زیادہ اثر کرتی ہے۔

یٰبُنَيَّ أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ پیارے بیٹے، نماز قائم کرو

کتنی دفعہ نماز کے لیے کہتے ہوئے آپ نے یہ الفاظ بولے ہوں؟ شاید ایک دفعہ بھی نہیں۔

وَأۡمُرۡ بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَٱنۡهَ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ

امر بالمعروف بھی بچپن میں ہی سکھا دینا چاہیے۔ اچھے برے کی پہچان دینے کے ساتھ۔ اچھے برے کی پہچان دوسروں کو بھی آگے ٹرانسفر کریں۔

وَٱصۡبِرۡ عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ

بچوں کو صبر بھی سکھانا چاہیے۔ کیونکہ ہم ہر بات میں کہتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف پہنچنے لگتی ہے تو ہم کہتے ہیں انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ کیوں؟

یہ صبر نہیں کرسکتے، یہ روتے ہیں۔ تکلیفوں سے آپ ان کو نہیں بچا سکتے۔ بہت سی تکلیفیں آپ کے بچانے کے باوجود بھی ان کو لگ جائیں گی۔ بیمار ہو جائیں گے کوئی چوٹ لگ جائے گی بخار ہو جائے گا۔ یعنی تکلیفوں سے آپ بچوں کو بچا نہیں سکتے تو صبر کرنا آنا چاہیے۔ سہنا آنا چاہیے۔

❖ آیت 18

پھر انھیں اخلاق سکھانا چاہیے۔

✷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس اخلاق کی تعلیم دی ہے فرمایا:

تم لوگ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف ریٹ بڑھاؤ، نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو۔

اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے (سودے پر سودا نہ کرے) اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

یعنی اگر کوئی شخص چیز خرید رہا ہے تو آپ کہیں میں اتنے زیادہ دے دوں گا آپ مجھے دے دیں۔ یہ بھی غلط ہے۔

مسلمان مسلمان کا بھائی بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ذلیل کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اُسے حقیر سمجھتا ہے۔

✷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا:

تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے لیے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

جو دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے دراصل اللہ کی نگاہ میں وہ خود حقیر ہے۔

✷ ایک مسلمان کا خون اس کی عزت آبرو دوسرے مسلمان پر پوری طرح حرام ہے۔

❖ آیت 19

پھر چال ڈھال سکھائی۔ یعنی تربیت صرف ایک چیز کی نہیں ہوتی کہ آپ انھیں دنیا کمانے کے لیے تیار کرتے رہیں اور بس ایک ہی رٹ لگائیں پڑھو پڑھو بلکہ زندگی کے اندر اخلاق، ایمان اور عقیدہ ان سب چیزوں کو سکھانا بھی ضروری ہے۔

وَٱقۡصِدۡ فِي مَشۡيِكَ وَٱغۡضُضۡ مِن صَوۡتِكَۚ

آپ دیکھیے کہ

جہاں چار بچے اکٹھے ہو جاتے ہیں وہاں چیخم دھاڑ، شور ہنگامہ۔

کبھی ہم نے توجہ کی کہ یہ بھی بچوں کو سکھانے کی چیز ہے کہ اپنی آوازیں بہت بلند نہیں کرنی۔ ہم یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ بچے ہیں، سمجھانا بھی نہیں چاہتے۔

اپنی آواز پست رکھو۔ بات کرتے ہوئے بس اتنی آواز میں بات کرو کہ دوسرا سمجھ جائے۔ اور یہ تربیت بھی بچپن سے ہوگی۔ ورنہ کیا ہوتا ہے شادی بھی ہو جاتی ہے اور شرافت سے بات کرنا نہیں آتی۔ بیوی پر چیخ چلا رہے ہیں، بچوں پر چیخ چلا رہے ہیں، تو یہ تربیت بچپن سے ہوتی ہے۔

إِنَّ أَنكَرَ ٱلْأَصْوَٰتِ لَصَوْتُ ٱلْحَمِيرِ

گدھے کی آواز میں چنگھاڑ بھی ہوتی ہے تو بعض بچے روتے ہوئے چنگھاڑتے بھی ہیں دھاڑتے بھی ہیں۔ ان چیزوں سے بھی منع کرنا چاہیے اور انکو بتانا چاہیے کہ گدھا ایسا کرتے ہیں تم نے ایسے نہیں کرنا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین اخلاق کیا تھا؟

- وہ بازاروں میں شور نہیں مچاتے تھے۔
- برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے درگزر فرماتے۔

❖ آیت 20

ظاہری نعمتیں کیا ہیں؟ جیسے تندرستی، مال و دولت، گھر بار، اولاد

باطنی نعمت؟ جن پر اللہ تعالی نے پردہ ڈالا ہوا ہے ہمیں نظر ہی نہیں آتی۔ اِسی طرح دل کے اندر کا چین اور سکون جو لوگوں کو نظر نہیں آتا۔

❖ آیت 21 یعنی قرآن وسنت کی پیروی کرو۔

❖ آیت 25

بہت سے لوگ اللہ کی تعریف کرتے ہی نہیں۔ اگر انھیں یہ پتہ ہوتا کہ تعریف اللہ ہی کے لیے تو وہ تعریف کرنے میں دیر نہ لگاتے۔

❖ آیت 31

یاد رکھیے

سمندر کے سفر میں جس طرح ستارے نظر آتے ہیں وہ خشکی پر نظر نہیں آتے۔ کیونکہ عموماً خشکی پر بہت سی روشنیاں ہوتیں ہیں وہ ماند پڑ جاتے ہیں اور وہ روشنیاں نظر نہیں آتی۔ اسی طرح سورج کا نکلنا غروب ہونا اور پھر طرح طرح کی جگہوں کا مشاہدہ کرنا۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نشانیوں میں سے ہے لیکن یہ کس کے لیے نشانیاں ہیں؟

ہر صابر شاکر کے لیے کیونکہ ان چیزوں کے لیے محنت بھی کرنی پڑتی ہے۔ آنکھیں بند کر کے اور سو کر بھی انسان سفر گزار سکتا ہے لیکن غور و فکر کرتے ہوئے بھی۔

❖ آیت 33

یہ دھوکے باز کون ہے؟

شیطان، یہ تمہارے دل میں اللہ کے بارے میں کوئی ایسے خیالات نہ ڈالے وسوسے نہ ڈالے کہ تم اللہ سے دور ہو جاؤ یا اس کی اطاعت سے دور ہو جاؤ۔

سورۃ السجدۃ

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۃ السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے۔

✷ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدۃ اور سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

❖ آیت 5-6

قرآن وسنت سے ہمیں دنوں کی length کے مختلف اوقات پتہ چلتے ہیں۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اور فرشتے جس طرح آسمان وزمین کے بیچ میں آتے جاتے ہیں اگر انسان کو اس طرح آنا جانا پڑے تو ہزار سال لگ جائیں۔

❖ آیت 9

یعنی تم اپنی جسمانی قوتوں سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتے۔ تو ہمیں اللہ سے اپنے بدن کی عافیت بھی مانگنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطا کر، مجھے میری سماعت میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری بصارت میں عافیت عطا فرما، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔

اسی طرح بدنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ کہ یا اللہ ہم اپنے جسم سے بھرپور فائدہ اٹھاتے رہیں۔

یعنی دنیا کے کام کاج بھی کریں اور آخرت کے لیے بھی نیک عمل زیادہ سے زیادہ کریں۔ کیونکہ جب انسان کی صحت اچھی نہیں ہوتی تو انسان کچھ کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ نماز روزے سے بھی عاجز آجاتا ہے۔ کسی کی خدمت کرنا تو دور کی بات ہوئی۔

✷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي، وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي، وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي

اے اللہ مجھے میری سماعت اور میری بصارت سے فائدہ پہنچا اور انھیں میرا وارث کردے (یعنی میں مر بھی جاؤں تو ان کے ذریعے جو میں نے کام کیے ہوں وہ بعد میں بھی صدقہ جاریہ بنیں، اسی طرح یہ میری زندگی تک انہیں باقی رکھ) اور مجھ پر جو ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے لے۔ (یعنی میں اپنے معاملات تیرے سپرد کرتا ہوں)۔

❖ آیت 11

اللہ اکبر۔ ہم سب کی موت کا وقت بھی اور جس نے جان نکالنی ہے وہ بھی طے ہو چکا ہے۔

آپ دیکھیں کہ

رات سوتے وقت انسان اگر یہ سورۃ پڑھے اور معنی کو جانے تو دل پر عجب اثر ہوتا ہے۔

❖ آیت 15-16

یہاں خاص صفات بتائی گئیں ہیں مومنوں کی کہ وہ جسمانی لذتوں اور مال پر اللہ کے قرب کو ترجیح دیتے ہیں۔ یعنی نیند بھی قربان کرتے ہیں بستروں سے اٹھ کر نوافل پڑھتے ہیں اور اسی طرح مال محنت سے کما کر پھر اُسے اللہ کے راستے میں دیتے ہیں۔ کیونکہ ان دو چیزوں سے نیند قربان کرنے سے اور مال قربان کرنے سے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے انہی چیزوں کو اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایمان کی حلاوت اور لذت محسوس نہیں ہوتی۔

❖ آیت 17

رات کی عبادت چھپی ہوئی عبادت ہوتی ہے تو اجر بھی چھپا ہوا ہے اُن کا۔

تو چھپا کر کیے گئے اعمال کے بدلے میں مخفی نعمتیں ان کو ملیں گی جن کو کسی نے دیکھا ہی نہیں، نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی دل میں ان کا خیال گزرا، بالکل Unique

یاد رکھیے۔

جو اعلیٰ درجے کی جنت ہے وہ اعلیٰ درجے کی جنتیوں کے لیے ہے اس کا کسی اور کو نہیں پتہ۔ کوئی اور نہیں اُسے دیکھے گا۔

موسیٰ علیہ السلام نے رب سے پوچھا: جنت میں سب سے کم درجے کا جنتی کون ہو گا؟ تو اللہ نے فرمایا: وہ وہ آدمی ہو گا جو تمام اہل جنت کو جنت میں بھیج دیے جانے کے بعد آئے گا (جب سب لوگ جا چکے ہوں گے وہ آخری ہو گا)۔ اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا اے میرے رب۔ کیسے؟ لوگ اپنی اپنی منزلوں پر قیام پذیر ہو چکے ہیں جو لینا تھا وہ لے چکے ہیں۔ تو اُس سے کہا جائے گا: کیا تم اس پر راضی ہو گے کہ تمہیں دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر کوئی ملک مل جائے۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ ملک تمہارا ہو گا پھر اتنا، پھر اتنا، پھر اتنا، پھر اتنا پھر اتنا (پانچ بار اور بھی) وہ کہے گا میرے رب میں راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب بھی تیرا اور اس سے 10 گنا زیادہ بھی تیرا۔ اور وہ سب بھی تیرا جو تیرا دل چاہے اور جو تیری آنکھوں کو بھائے۔ وہ کہے گا اے رب! میں راضی ہو گیا۔

موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: اے رب تو وہ جو سب سے اونچے درجے پر ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہی لوگ ہیں جو میری مراد ہیں، ان کی عزت اور کرامت کو میں نے اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا اور ان پر مہر لگا دی۔ عزت کا وہ مقام نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کان نے سنا ہے، نہ کسی انسان کے دل میں اُس کا خیال تک گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا مصداق اللہ کی اس کتاب میں موجود ہے

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ أُخۡفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعۡيُنٖ جَزَآءَۢ بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ

لیکن ان بلند درجوں تک پہنچنے کے لیے پھر راتوں کی نیند قربان کرنا اور دن کو صدقہ خیرات کرنا اور اپنے آپ کو بھی کھانے پینے سے محروم رکھنا، کچھ قربانیاں کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھیے کہ

ہمیں ہمیشہ جنت الفردوس مانگنی چاہیے۔ جو جنت کا اعلیٰ اور افضل حصہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْأَلُكَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

❖ آیت 21

اس سے مراد دنیا میں ہی آنے والی تکلیفیں ہیں۔کیونکہ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ

انسان پر مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟ تاکہ انسان اپنی اصلاح کرلے

❖ آیت 24

یاد رکھیے

لیڈرشپ کی اہم quality ہے صبر۔صبر کے بغیر کوئی لیڈر نہیں ہوسکتا۔کیونکہ اس میں انسان کو بہت سے مشکل اوقات اور مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

❖ **آیت 26** پچھلی قوموں کے انجام سے بھی سبق حاصل کرنا چاہیے۔

❖ **آیت 27** غور کرتے رہیں تو اللہ کی طرف رجوع بھی کرتے رہیں۔

❖ **آیت 28** کون سا فیصلہ؟ عذاب کا یا پھر قیامت کب آئے گی۔

سورۃ الاحزاب

❖ آیت 1

اے نبی کافروں اور منافقوں کا پریشر مت لیجیے۔وہ چاہتے تھے کہ آپ ان کے طریقے پر چلیں

یہی سبق ہم سب کے لیے ہے۔جو لوگ اللہ سے دور ہیں، اللہ کے نافرمان ہیں اللہ کی اطاعت نہیں کرتے، ہم سمجھتے ہیں کہ وہ شاید ہمارے فائدہ کے لیے کچھ کہہ رہے ہیں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں جو دیا ہے وہ زیادہ فائدہ کا ہے کیونکہ اللہ علم والا ہے حکمت والا ہے۔

❖ آیت 5

جب کوئی بچہ adopt کیا جائے تو باپ کا نام نہیں بدلنا چاہیے۔اگر نام معلوم نہ ہو تو فرضی نام رکھ لینا چاہیے۔

یہاں بہت اہم مسئلہ پتہ چل رہا ہے کہ adoption کی وجہ سے ولدیت نہیں بدلنی چاہیے۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو اُس پر جنت حرام ہے۔

❖ آیت 6 یہ وصیت کا خانہ رکھا گیا ہے یہ ایسے ہی لوگوں کو دینے کے لیے ہے جن کے باقاعدہ شریعت میں وراثت کے حصے مقرر نہیں کیے گئے۔

❖ **آیت 9** اشارہ ہے غزوہ خندق کی طرف جس کو غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔

احزاب حِزب کی جمع ہے جس کا مطلب ہے لشکر۔

دشمنوں کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی اور یہ غزوہ ۵ ہجری میں ہوا تھا۔

❖ **آیت 10** یعنی مدینہ کو انہوں نے گھیر لیا تھا۔

یعنی اتنا سخت وقت تھا۔

❖ **آیت 12** یہی منافقت ہوتی ہے کہ جب انسان جب غصہ میں آئے تو پرواہ نہ کرے کہ یہ اللہ کی بات ہے اللہ کا حکم ہے اس کو belittle (حقیر) کردے۔

❖ **آیت 13** یہ منافقین کا گروہ تھا۔

یعنی بہانے کر کے جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے۔

❖ **آیت 14**

یعنی یہ لوگ اہل ایمان کا ساتھ دینے کے بجائے اہل کفر کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔

❖ **آیت 16**

حقیقت یہ ہے کہ انسان جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ

امام غزالی نے مثال دی تھی کہ شیر اس کے پیچھے ہے اور وہ چھپ کے کنوئیں میں ہے یعنی اس دنیا میں ہے لیکن موت اُس کا پیچھا کر رہی ہے۔ اور اگر سارے اسباب بھی امن کے میسر ہو جائیں صحت ہو، گھر ہو، بچے ہوں، اچھے ڈاکٹرز کو جانتے ہوں سب کچھ ہو تو بھی جب موت آتی ہے تو ان سب کے بیچ میں سے اُٹھا کر لے جاتی ہے۔ وہ نہیں چھوڑتی۔ موت سے فرار ممکن نہیں۔

اور پھر مشکل یہ ہے کہ موت کے بعد ایک اور دنیا ہے اگر اس کی تیاری نہیں کی اس کو سجایا بنایا نہیں تو پھر وہ وقت کیسے گزرے گا۔ یہ نہیں پتہ کہ کتنا عرصہ انسان کو اس حال میں رہنا پڑے۔

نوح علیہ السلام کے زمانے کے لوگ جو ہزاروں سال پہلے آئے تھے وہ بھی مر کے زمین میں ہیں اور اس کے علاوہ جو باقی قومیں تھیں وہ بھی جو ان سے پہلے تھے وہ بھی اور جو ان کے بعد تھے وہ بھی۔ اللہ تعالی اس وحشت کو اور ان مرحلوں کو آسان کر دے اور اس کے لیے ہمیں خاص دعائیں کرنی چاہیے تنہائی کے اوقات میں اور قبولیت کے اوقات میں اور رو کر اللہ تعالی سے کیونکہ یہ سب سے مشکل مرحلے ہیں۔

❖ **آیت 21**

نبی ﷺ کی ذات صرف عبادات میں ہی نہیں اخلاق میں ایمان میں دنیا آخرت کے سارے معاملات میں ہمارے لیے ایک نمونہ ہے۔ لیکن ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہم ان کے نمونے کو کتنا follow کرتے ہیں۔

اب اس میں آپ دیکھیے صبح میرے husband فون کھولے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک ویڈیو پر کلک کیا تو کوئی شخص بول رہا تھا (میں نے تو صرف سنا دور سے) کسی جگہ پر نبی کے جبہ کا دیدار کرایا جا رہا ہے۔ اور یہ چودہ سو سال پرانا ہے۔ آپ ذرا سوچیئے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ چودہ سو سال پرانی چیز اس طرح بالکل intact اور صحیح سلامت ہو اور وہ لوگوں کے لیے لٹکا دی جائے اور لوگ آ کر اس کا دیدار کریں اور طویل لائنیں ہیں اس پر۔

اور لوگ پیاسے بھوکے اور بدحال ہوئے ہیں صرف اُس کی ایک جھلک دیکھنے کو جس کا پتہ نہیں سچ بھی ہے یا نہیں۔

تو میں سوچ رہی تھی کہ اگر اس قوم کے اندر اتنی ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے تو ان کے طریقوں کو کیوں نہیں فالو کرتے۔ کیا صحابہ کرام نے بھی آپ ﷺ کا جبہ کو دیکھ کر محبت کا اظہار کیا تھا۔

یہ آپ کے ایک ایک طریقے پر چلتے تھے، ایک ایک چیز کو سنجیدگی کے ساتھ لیتے تھے۔

جو شخص خوبصورت زندگی بسر کرنا چاہتے ہو اُسے چاہیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماڈل فالو کرے۔

ہر معاملے میں آپ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔

✷ آپ ﷺ نے فرمایا:

نماز اُس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

حج کے احکام مجھ سے سیکھ لو۔ اور ہمیں کسی بھی معاملے میں آپ کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

فمن رغب عن سنتي فليس مني

جس نے میرے طریقے سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے مگر میں اس پر عمل کروں گا پس بیشک میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ کا طریقہ چھوڑ دیا تو میں سیدھے رستے سے بھٹک جاؤں گا۔

یاد رکھیے۔

چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی آپ ﷺ کا انداز اختیار کریں۔

❖ آیت 22

دس ہزار کے قریب تھے اور سارا عرب اٹھ کر آ گیا تھا۔

لشکروں کو دیکھ کر کیا کہنے لگے؟

یہ تو وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا، کتنی positive بات ہے۔

تو ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ مشکل وقت ہمارے ایمان میں اضافہ کرتا ہے۔ یا پہلا بھی جاتا ہے۔

❖ آیت 24

یاد رکھیے۔

اگر انسان توبہ کرتا ہے تو پھر اسے توبہ کی قبولیت کی امید بھی رکھنی چاہیے۔

اور کیا امید رکھنی چاہیے؟

کہ اگر ہم اللہ سے توبہ کریں گے تو اللہ تعالی توبہ قبول کرے گا۔

کیونکہ بہت سے لوگ جب گناہوں کے بوجھ میں دب جاتے ہیں تو وہ یہ چیز بھول جاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں اللہ ہماری نہیں سنتا، ہمیں نہیں بخشے گا۔

نہ اپنے بارے میں نہ کسی کے بارے میں ایسا منفی جملہ نکالیں، قطعاًنہ یہ کہیں کیونکہ بخشش والا معاملہ سراسر اس کے ہاتھ میں ہے مالک یوم الدین ہے وہ۔

❖ آیت 25

وہ آئے تو تھے مسلمانوں کو ختم کرنے لیکن خود نقصان اٹھا کر واپس گئے۔

یعنی مومنوں کو لڑنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ اللہ نے ایسی ہوائیں بھیجیں۔ ایسی آندھی چلی جو ان کی رسیوں کو توڑ گئی جس سے انہوں نے جانوروں کو باندھا ہوا تھا اور اسی طرح ان کی ہانڈیاں الٹ گئیں خیمے اکھڑ گئے۔ تتر بتر ہو گیا سب کچھ۔

❖ آیت 26

اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی: بنو قریظہ۔ جس کی تفصیل سورۃ الحشر میں آئے گی۔

❖ آیت 29

ازواج مطہرات کی ترجیح کیا تھی۔ انہوں کیا چنا ہو گا؟ اللہ اور اس کا رسول ﷺ

✷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حکم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو سب سے پہلے آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

میں تم سے ایک معاملے کے متعلق کچھ کہنے آیا ہوں۔ اس معاملے میں جلد بازی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے تھے کہ ان کے والدین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہونے کا مشورہ کبھی نہیں دیں گے) چنانچہ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدۡنَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ أُمَتِّعۡكُنَّ وَأُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحٗا جَمِيلٗا وَإِن كُنتُنَّ تُرِدۡنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلۡأٓخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجۡرًا عَظِيمٗا

میں نے کہا میں اس معاملے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں گی۔ میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ کی دوسری بیویوں نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

جو آخرت چاہتے ہیں وہ سوچ سمجھ کے چاہتے ہیں۔ وہ جذباتی کوئی لیکچر سن کر تو آخرت کی چاہت والے نہیں بن جاتے بلکہ وہ ان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتی ہے کہ ہمیں ہر کام اپنی آخرت بنانے کے لیے کرنا ہے۔

اگر نبی کی بیویوں کو یہ بات کہی جا رہی ہے تو عام لوگوں کے لیے کیا بات ہو سکتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہمیں قرآن کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان ساری چیزوں سے ہماری آنکھیں کھول دے تاکہ ہم عمل کرنے والے بن جائیں۔

پارہ 21 کے اہم نکات

1. زکوۃ دینے سے مال بڑھتا ہے۔
2. نفس کو اللہ کی اطاعت کے لیے راغب کرنا جہادِ اکبر ہے۔
3. مصیبت پہنچنے پر، تکلیف آنے پر مایوس ہونے کے بجائے فوراً گناہوں سے توبہ شروع کردیں۔
4. نماز اللہ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے اور نماز کے بعد والدین کے لیے دعا والدین کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا أَنِ ٱشْكُرْ لِي وَلِوَٰلِدَيْكَ
5. قرآن مجید کی کثرت کے ساتھ تلاوت انسان کی بصیرت میں اضافہ کرتی ہے۔
6. نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہی ہے۔
7. رزق انسان کو موت کی طرح تلاش کرلیتا ہے۔
8. نماز گناہوں کا بوجھ کم کرتی ہے۔
9. اللہ کے وعدوں پر شک نہیں کرنا چاہیے یقین رکھنا چاہیے۔
10. زکوۃ اس نیت سے بھی دینی چاہیے کہ اللہ کا دیدار نصیب ہو۔
11. بچوں کی تربیت میں والدین کو محبت کا اظہار کرنا چاہیے اس کے بعد نصیحت کرنی چاہیے، پہلے اعتماد دینا چاہیے۔
12. ہدایت پانے کے لیے جدوجُہد ضروری ہے۔
13. اللہ کا ڈر حکمت لانے کا سبب بنتا ہے۔
14. بچوں کو سب سے پہلے شرک کے بارے میں بتانا چاہیے۔ اللہ تعالی کی پہچان کرانی چاہیے عقیدہ مضبوط کرنا چاہیے پھر اس کے بعد اس کے اوپر اخلاقیات build کرنا چاہیے۔
15. نماز سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔
16. توبہ کرنے کے بعد قبولیت کی امید رکھنی چاہیے۔

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)